سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

والدہ‘ اسلامی تہذیب وثقافت اور مسلم خاندانی نظام کی بنیاد

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد وان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی ثم الی مرجعکم فأنبئکم بما کنتم تعملون (سورۃ لقمان ‘آیت ۱۵)

ترجمہ: اگر وہ دونوں (یعنی والدین) تجھ کو مجبور کریں کہ میرے ساتھ اس کو شریک کر جسے تو جانتا نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ بہتر طریقے سے وقت گزار۔ اور اس راہ پر چل جس میں رجوع میری طرف ہو۔

وعن ابی بکرہ قال قال رسول اللہ صلعم کل الذنوب یغفر اللہ منھا ماشاء الا عقوق الوالدین فانہ یعجل بہ فی الحیوۃ قبل الممات (بیہقی)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہؓ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (شرک کے علاوہ) اور چاہے تو تمام گناہ معاف کر دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ماں باپ کی نافرمانی کے گناہ کو نہیں بخشتا بلکہ حق تعالیٰ ماں باب کی نافرمانی کرنے والوں کو سزا زندگی ہی میں دینا شروع کر دیتا ہے۔

والدہ کا حق باپ سے زیادہ ہے: والدین کی اطاعت اور تابعداری جسے اللہ تعالیٰ نے اولاد پر فرض کر دیا ہے کا بیان گزشتہ جمعہ کو ہو رہا تھا اسی سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے حضرت لقمان کی دانائی سے بھرپور باتیں جن کو قرآن نے ذکر فرمایا ان کے درمیان ایک اہم حکم یہ بھی ہے کہ والدہ کا حق باپ سے زیادہ ہے وجہ یہ ہے کہ وہ کئی ماہ تک بچے کا بوجھ اپنے پیٹ میں اٹھا کر اپنے معمولات کو بھی‘ سرانجام دیتی رہی اسکے بعد بچہ کی پیدائش کا تکلیف دہ اور خطرناک مرحلہ سر کرنا‘ دنیا میں آنے کیساتھ ہی دوڈھائی سال تک دن رات دودھ پلانا‘ بار بار پیشاب اور گندگی میں لت پت بچے کے جسم کی صفائی اور قسم قسم کی تکالیف اور بے آرامیوں کا جھیلنا ماں ہی کا کارنامہ ہے۔ بچہ کی تربیت میں کافی حصہ باپ کا بھی ہے۔ مگر خدمت و پرورش کے سخت اور اپنے راحت و آرام قربان کرنے کے بعض مراحل ایسے ہوتے ہیں جو صرف ماں ہی خندہ پیشانی سے سرانجام دیتی ہے‘ جس کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ کی اطاعت کے بعد ماں باپ اور بالخصوص

ماں کے حق کا خیال زیادہ رکھنا چاہیے۔

شرک جرم عظیم ہے: اسکے دوران ہی رب العزت نے تنبیہ فرمادی کہ ماں باپ کی اطاعت اور حکم کی بجا آوری تو ضروری ہے مگر شرک ایسا قبیح عمل ہے کہ اگر ماں باپ اولاد سے شرک کرنے کا مطالبہ کریں تو والدین کے مجبور کرنے پر بھی شرک کا راستہ اختیار کرنا منع ہے اگر وہ کافر اور بے دین بھی ہوں تب ان کیساتھ زندگی میں حسن معاشرہ کا معاملہ کرنا ہے۔

والدہ کے حقوق کی فوقیت: حقوق کے ادائیگی میں ماں کے حق کی فوقیت کا ذکر ہوا جس کی تائید رحمت عالم ﷺ کے ارشاد سے ہوتی ہے کہ عن ابی هريرة قال قال رجل يارسول الله من احق بحسن صحبتي قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال ابوک (بخاری و مسلم) ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری طرف سے بہتر سلوک، احسان، خدمت گزاری کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں۔ اس شخص نے دوبارہ پوچھا کہ پھر کون آپ نے فرمایا تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں۔ (چوتھی دفعہ) اس نے عرض کیا کہ پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا باپ۔

اب آپ اس فرمان نبوی ﷺ سے والدہ کے حق کے مقدم اور اہم ہونے کا خود اندازہ کریں کہ تین بار سائل نے پوچھا مگر ہر بار آپ ﷺ نے ماں کا فرمایا اور چوتھی بار سوال کرنے کے جواب میں فرمایا کہ تمہارا باپ۔ اسی وجہ سے بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ ہر انسان پر والدین کے ساتھ حسن اخلاق، معاشرہ و مروت اور بھلائی کے جو حقوق لازم ہیں ان میں والدہ کا حصہ والد سے تین گنا زیادہ ہے تین گنا ہونے کی وجہ سے بھی وہی بیان کی جاتی ہے جس کا ذکر مالک الملک نے اپنے کلام پاک میں عجیب و غریب طریقے سے مختلف آیات میں فرمایا کہ وہ بچے کا بوجھ کئی مہینہ اٹھاتی ہے۔

استحقاق والدہ بہ لحاظ قرابت کے: ولادت کے وقت کی تکلیف اور پھر دودھ پلانے کی مشقت۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اس دنیا کی جن جن افراد و اشخاص سے تعلق و قرابت کا رشتہ رکھتا ہے ان میں بھی مراتب کا فرق ہوتا ہے، کسی نے خدمت زیادہ کی اذیت زیادہ برداشت کی تو ظاہر ہے، رشتوں میں اس کا رشتہ و تعلق بھی بلند و بالا۔ کسی نے قدرے کم پرورش و تربیت میں حصہ لیا تو اس کے رشتے و تعلق کا مرتبہ بھی پہلے کے مقابلہ میں کچھ کم ہوگا ادائیگی حقوق میں بھی اس کا لحاظ ہوگا۔ یہ آپ سب کے علم میں ہے کہ قرابت کے لحاظ سے سب سے گہرا رشتہ اور تعلق ماں کا ہے۔ جس کی وجہ سے تابعداری اور حسن سلوک میں بھی استحقاق والدہ کا اور رشتوں سے زیادہ ہے پھر اس کے بعد باپ اور دیگر رشتہ دار و عزیز۔ اسی لحاظ و اعتبار کی وہاں بھی رعایت ہوگی جو رشتہ و قرب میں جتنا زیادہ نزدیک اتنا ہی اطاعت و فرمانبرداری میں بھی اہمیت و رعایت ہوگی۔ حدیث مذکورہ میں ماں کا ذکر بار بار فرمانے سے ثابت ہوا کہ ماں کی فرمانبرداری سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں۔ حقوق اللہ مثلاً نماز، روزہ، حج جیسے عبادات میں اگر کمی آئی تو غفور الرحیم ذات سے

توقع ہے کہ توبہ اور رحمت کاملہ کی بدولت معافی مل سکتی ہے۔ مگر ماں کی تابعداری اور خدمت کرنے میں اگر تساہل' غفلت کا مظاہرہ ہو تو مسلمان کے سارے اعمال ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ تمام عبادات و اعمال حسنہ اپنے اپنے اعتبار سے اہم و ضروری مگر ماں کی خدمت' مرتبہ اور عظمت کا کوئی بدلہ نہیں۔

ماں کی عظیم قربانیاں: اگر ایک باپ سارا دن بلکہ عمر بھر صبح سے لے کر شام تک دربدر ٹھوکریں کھا کر رزق معاش کی تلاش میں رہتا ہے تو اس کا مقصد بھی ان تمام مساعی کا یہی ہوتا ہے کہ بچے کی پرورش' اور بہترین مستقبل کے وسائل میسر آ جائیں۔ لیکن بچہ کے بارہ میں ماں کی ذہنی کیفیت' تفکرات' ہر وقت کڑھنا' پریشانی و اندیشے اور زندگی کو داؤ پر لگانا ایسے کردار ہیں جن سے گزر کر کبھی بھی نہیں ہارتی۔ ماں کی یہی وہ عظیم قربانیاں ہیں جس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: الجنة تحت اقدام الامهات" یعنی جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اگر جنت کے سچے اور دل سے طلب گار ہو تو والدین خصوصاً والدہ کی خدمت گزاری اور راضی رکھنے ہی سے یہ طلب اور خواہش پوری ہو سکتی ہے ان دونوں کے اتنے حقوق ہیں کہ اگر اولاد تمام عمر نرمی اور ادب و احترام کی راہ اختیار کرے پھر بھی ان کے خدمات کا جس کے وہ عنداللہ مستحق ہیں حق ادا کرنا مشکل ہے۔

والدہ کے حقوق کی ادائیگی کا معیار: سرکار دو عالم ﷺ سے ایک صحابی پوچھتا ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ بوڑھی ہو چکی ہیں میں اسے اپنے ہاتھ سے کھلاتا ہوں پلاتا بھی خود ہوں۔ نماز کے وقت وضو کراتا ہوں۔ چلنے پھرنے کے موقع پر اپنے کندھوں پر اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتا ہوں۔ الغرض جتنی خدمات ایک شخص کے استطاعت میں ہیں ادا کرنے کے ذکر کے بعد عرض کرتا ہے کہ جتنے حقوق و فرائض میرے ذمہ ہیں کیا ان خدمات کے کرنے سے اس کا بدلہ چکا دیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ سوواں حصہ بھی ادا نہیں ہو سکتا۔ ہاں اتنا ہے کہ تم نے نیک کام کیا ہے جو والدہ کے حقوق کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ مگر رب کائنات اپنے شان کریمانہ کے مطابق اس قلیل عمل پر بھی اجر کثیر عطا فرمائیں گے۔ اگر والدین ایمان و تقویٰ کی نعمت سے مالا مال ہوں پھر تو ان کی عزت و عظمت کا خیال رکھنا' ان کی نیک خواہشات کی تکمیل کیلئے دن رات مصروف رہنا ایک عظیم نعمت ہے۔ ذلک فضل الله توتیه من نشاء یہ اللہ کا وہ بے پناہ فضل و کرم جسے وہ چاہے نوازے۔

مشرک والدہ کا احترام: لیکن اگر خدانخواستہ وہ غیر مسلم یا خود غیر شرعی امور کا ارتکاب کرتے ہوں تو مرشد عالم ﷺ نے پھر بھی ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آنے کا حکم فرمایا ہے۔ وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قدمت علی امی وھی مشركة فی عهد قريش فقلت یا رسول الله ان امی قدمت علی وھی راغبة أفا صلها قال نعم صلیها (بخاری مسلم)

ترجمہ: حضرت اسما بنت ابی بکر کہتی ہیں کہ میری والدہ مکہ سے مدینہ میرے پاس اس حالت میں آئی کہ وہ شرک میں مبتلا

تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ میرے پاس آتی ہے وہ اسلام سے نفرت کرتی ہے تو کیا میں اس کے ساتھ بہتر سلوک کر سکتا ہوں' آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں ان کے ساتھ حسن وسلوک اور ادب واحترام کا رویہ اختیار کرنا۔

یہ اسی دور کا واقعہ ہے کہ قریش مکہ اور مسلمانوں کے درمیان صلح حدیبیہ کی صورت میں امن اور جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہو چکا تھا۔ ایک دوسرے کے علاقے میں آنے جانے کی ممانعت نہ تھی۔

<u>والدین کے احسانات کا تشکر و امتنان:</u> چونکہ والدین بچے کے معرض وجود میں آنے کے ساتھ ہی دن رات ایک کر کے بچے کے راحت و آرام کی خاطر اپنا جان و مال اس پر قربان کر دیتے ہیں' اولاد کی ہر قسم کے ناز و نخرے خندہ پیشانی سے برداشت کر کے ان کی تمام خواہشات کی تکمیل میں مصروف رہنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ تو الانسان عبد الاحسان" اور "من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب والدین عمر کے ایسے حد کو پہونچ گئے کہ بچوں کی طرح معمولی بات پر ناراضگی اور چھوٹے سے حکم کی تعمیل پر خوش ہونا مزاج بن گیا تو ان کے طبیعت و مزاج کا اس عمر میں خصوصی طور پر خیال رکھنے اور ادب و انکساری سے پیش آنے کا حکم دیا گیا۔ والدین کے عمر کا یہی وہ حصہ ہے کہ والدین کی خدمت اپنے جگر گوشے ہی بہتر اور مناسب انداز میں کر سکتے ہیں نہ کہ والدین کو اولڈ ایج سینٹروں میں غیروں کے حوالہ کر کے زندگی کے بقیہ حصہ کو انتہائی بے چارگی اور کسمپرسی کی حالت میں گزارنے پر مجبور کیا جائے' بلکہ ان کے احسانات کا بدلہ اور ان کے شفقت و قربانیوں کا شکریہ یہی ہے کہ زندگی میں ان کے آرام اور اطاعت کی ذمہ داری اولاد اپنے سر لے اور مرنے کے بعد ان کی مغفرت ورحم وکرم کی دعاؤں سے ان کی اخروی زندگی بہتر سے بہتر ہونے کا وسیلہ بنیں۔ آیت کریمہ میں ضعف و بڑھاپے کے موقع پر والدین کی خوشنودی اور خدمت سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اس حسن سلوک کا مطالبہ صرف اس عمر کیلئے ہے بلکہ اولاد جب ہوش وحواس سنبھالیں ان پر اپنے ان دونوں محسنین کی تابعداری ابتداء سے انتہاء عمر بھر لازمی ہے۔

افسوس کہ آج کے ترقی پسند اور اپنے کو روشن خیال کہلوانے والے اسلام اور مسلمانوں کو تنگ نظری اور انتہا پسندی جیسے طعنوں اور القاب سے یاد کر رہے ہیں جس کی وجہ یا تو ان کی اسلام کی سلامتی اور عافیتِ انسانیت کا دین ہونے سے جاہل ہونے کا نتیجہ ہے یا ان خود ساختہ تہذیبوں کے دعویداروں کے اخلاق و آداب' تہذیب وانسانیت کو بالائے طاق رکھ کر مادی ترقی حاصل کر لینے کی ہوس اور اسلامی تعلیمات سے بلاوجہ دشمنی کا اثر ہے۔

خود تو اگر کسی مذہب سے اپنے تعلق اور منسلک رہنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ بھی اس نام ونہاد ترقی یافتہ دور کے رنگینیوں میں غرق ہو کر اپنے مذہب پر عمل کرنا تو دور کی بات ہے اس دین کی تہذیب وتمدن' اصول واحکامات کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہوتے اور امن وسلامتی اور رواداری اور احترام انسانیت سے بھرپور مذہب اسلام کو لعن وطعن کا نشانہ بنانے کے لئے دنیا بھر میں بے بنیاد پراپیگنڈوں کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ جبکہ رشد وہدایت کے ابدی سرچشمے قرآن کریم

اور محسن انسانیت کی مثالی تعلیمات واحکامات تمام انسانیت اور بالخصوص حقوق والدین کی اہمیت اور ان کی عزت وحسن مروت کی وہ ضمانت دیتے ہیں۔ جن کی نظیر اسلام کے سوا دیگر ادیان عالم میں موجود نہیں۔ یہاں تک کہ والد یا والدہ کا مذہب اگر مسلمان اولاد کے دین سے مختلف ہو پھر بھی ان کی خدمت اور حسن سلوک کی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی۔

رضاعی والدہ کا مقام واحترام: اسلام نے تو چند دن ایک بچے کا کسی عورت سے رضاعت کی مدت میں دودھ پینے کا جو رشتہ قائم ہو جاتا ہے تو وہ بھی رضاعی ماں بن کر عزت وتوقیر کے اعتبار سے اس دودھ پینے والے کیلئے نسبی ماں کا مقام حاصل کر لیتی ہے۔ رضاعی ماں کی عزت وعظمت کا اندازہ آپ رحمت عالم ﷺ کے اس واقعہ سے بخوبی کر سکتے ہیں: وعن ابی الطفیل قال رأیت النبی ﷺ یقسم لحماً بالجعرانہ اذا قبلت امراۃ حتی دنت الی النبی ﷺ فبسط لھا رداءہ فجلست علیہ فقلت من ھی فقال ھی امہ التی ارضعتہ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابوالطفیلؓ سے روایت ہے میں نے حضور ﷺ کو جعرانہ (کے مقام) پر دیکھا کہ وہ گوشت تقسیم فرمارہے تھے کہ اچانک ایک خاتون آئیں۔ جب وہ حضور ﷺ کے قریب پہونچی تو آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے اپنی چادر مبارک بچھادی اور وہ (محترمہ) اس پر بیٹھ گئیں میں نے پوچھا کہ یہ محترمہ کون ہے؟ (کہ حضور ﷺ نے اس احترام وعزت کا مظاہرہ فرمایا) انہوں نے بتایا کہ یہ آنحضرت ﷺ کی وہ ماں ہیں جس نے رحمت عالم ﷺ کو دودھ پلایا۔ یہ رضاعی ماں حضرت حلیمہ ان عظیم المرتبت صحابیاتؓ میں شامل تھیں جس کو رب کائنات نے محمد الرسول اللہ ﷺ جیسے محبوب کائنات شخصیت کو دودھ پلانے کی فضیلت سے نوازا تھا۔

اسلامی تہذیب وثقافت کی بنیاد: شومئی قسمت کہ ہم مسلمان عرصہ دراز تک غیر مسلموں کی صحبت میں رہ کر اپنے آفاقی اور اخلاق عالیہ سے بھرپور مذہب کے بہترین تعلیمات کو بھول گئے۔ جب چند روز تک دودھ دینے والی خاتون کی عزت واحترام کا مظاہرہ محسن انسانیت ﷺ اس انداز سے فرمارہے ہیں تو پھر عمر بھر کی زندگی اولاد کے سکون وعافیت کے لئے قربان کرنے والے نسبی ماں کی عظمت اور ان کے راحت وسکون اور حقوق کے خیال رکھنے کے بارے میں ایسے مکمل اور روشن ہدایات دئے جن سے واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم اور ہادی اعظم ﷺ نے والدین کی تابعداری، فرماں برداری اور اطاعت کے بارے میں جو احکامات پوری انسانیت کے سامنے پیش فرمائے حقیقت میں یہی اسلامی تہذیب تمدن، ثقافت مسلم خاندانی نظام کی بنیاد ہے۔

والدین کی خوشنودی رب کی خوشنودی ہے: شریعت محمدی اپنے معنوی وصوری لحاظ سے اللہ کا وہ پسندیدہ دین ہے جو اپنے متبعین کو دین ودنیا میں نجات وفلاح کی ضمانت دیتا ہے۔ والدین کی اطاعت کے دنیوی فوائد کا ذکر تو بعد میں کروں گا۔ اخروی کامیابی اور رب کائنات کی رضامندی کا راز بھی والدین کی رضامندی میں پنہاں ہے۔ ان کی تابعداری بعینہ اللہ کی تابعداری اور نافرمانی رب العزت کی نافرمانی ہے۔ یہی وجہ ہے جس کا ذکر پہلے بھی

کر چکا ہوں' ذات باری جل جلالہ نے اپنی ربوبیت کا ذکر کرنے کے بعد عمل کے دنیا میں شرک سے بچنے' حقوق وواجبات کا بیان فرمایا اس حکم کے صادر کرتے ہی والدین کیساتھ ہمیشہ حسن سلوک کے حکم کی تلقین فرمائی۔ کیونکہ رب العزت اور پیغمبر انقلاب پر ایمان لانے کے بعد رب العزت کے حضور سرخرو ہونے کا سب سے اہم ذریعہ والدین کی خوشنودی ہے۔ رحمۃ دوعالم ﷺ کا ارشاد ہے: وعن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ من اصبح مطيعاً في والديه اصبح له' بابان مفتوحان من الجنة وان كان وحداً فواحداً ومن اصبح عاصياً لله في والديه اصبح له' بابان مفتوحان من النار ان كان واحدا فواحداً قال رجل وان ظلماه قال وان ظلماه وان ظلماه وان ظلماه (رواه بيهقي)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ روایت کررہے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ والدین کے حق میں اللہ کی فرمانبرداری کرتا رہا تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھلے ہوتے ہیں اور اگر اس کے باپ ماں سے کوئی ایک (فوت ہوکر دوسرا) زندہ ہو' جس کی اس نے اطاعت کی تو ایک دروزاہ کھلا رہتا ہے اور جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ والدین کہ وہ ماں باپ کے حق میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا رہے تو وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھلے رہتے ہیں اور اگر ماں باپ سے کوئی ایک زندہ ہو (جس کی اس نے تابعداری نہ کی) تو اس کے لئے (دوزخ) کا ایک دروازہ کھلا رہتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا اگر چہ والدین اس پر ظلم کریں' حضورؐ نے فرمایا ہاں اگر چہ ماں باپ اس پر ظلم کیوں نہ کریں۔ (پھر) فرمایا اگر چہ والدین اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں۔

ماں باپ جنت و جہنم میں: ایک اور موقع پر سید الرسل ﷺ نے فرمایا: عن ابي امامه ان رجلاً قال يارسول الله ماحق الوالدين على ولدهما قال هما جنتك ونارك (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے جنت بھی ہوسکتے ہیں اور دوزخ بھی۔

یعنی والدین کا اپنی اولاد پر لازمی حق ہے کہ انکے ساتھ نیک رویہ اختیار کرکے ان کو رنج وافسردہ کرنے والے عمل سے بچا جائے اور یہی حسن سلوک اولاد کے جنت میں داخلے کا سبب ہے اور اگر انکو ناراض کرکے' نافرمانی اور اذیت پہونچانے والے قول وفعل کا مظاہرہ کیا جائے تو یہی ناشائستہ اعمال جہنم میں جانے کا موجب ہیں۔ والدین کی تابعداری اور خوش رکھنا اور انکی نافرمانی اور بدسلوک سے بچنا اللہ جل شانہ کا حکم ہے۔ جیسے کہ قرآن کی کئی آیات سے آپکو معلوم ہوا اسلئے ان کی راضی رکھنے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے اور انکی ناراضگی اللہ کے غیض وغضب کو دعوت دینا ہے۔

اطاعت والدین حدود: حضور ﷺ نے والدین کی اہمیت کے اظہار کیلئے تین دفعہ ارشاد فرمایا کہ اگر چہ

والدین اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں ان کی اطاعت کرنی ہے گویا اس حالت میں بھی ان کے حقوق میں کمی اور نافرمانی کی اجازت نہیں لیکن یہاں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ جیسے پہلے بھی آیت کریمہ کی تشریح کے ضمن میں عرض ہوا۔ انکے زیادتی اور ظلم سے مراد وہ زیادتی ہے۔ جو دینوی امور اور معاملات سے متعلق ہو اگر ان کی طرف سے زیادتی ایسی ہو جس میں شریعت اور مذہب کی مخالفت اور شرعی احکامات سے ٹھکراؤ ہو پھر ایسی اطاعت قطعاً جائز نہیں جلیل القدر صحابی حضرت معاذ ابن جبلؓ حضور ﷺ سے نقل فرما رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی جن میں ایک یہ بھی ہے: ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اھلک ومالک (رواہ احمد)

ترجمہ: اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تم کو یہ حکم دیں کہ تم اپنے بیوی' بچوں اور مال و دولت کو چھوڑ دو۔

<u>والد جنت کا عمدہ ترین دروازہ:</u> محترم ساتھیو! بہترین موقعہ ہے ان خوش قسمت حضرات کے لئے جن کے ماں باپ دونوں موجود ہیں سرکار دو عالم کے ارشاد کے مطابق اس فرد کے لئے جنت کے دو دروازے موجود ہیں اور کھلے ہیں اگر یہ چاہے تو اس کی جنت میں داخلہ کی تمنا اور خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ شرط یہ کہ وہ اگر اپنے کسی خواہش کی تکمیل کا حکم دیں اور وہ قرآن وسنت کے خلاف نہ ہو اولاد اس کی تعمیل کو اپنے اوپر ایسا فرض سمجھ کر کے ادا کرے جیسے کہ نماز پڑھنا فریضہ ہے۔ انبیاء کے سردار ﷺ نے فرمایا: الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فحافظ علی الباب اوضیع (رواہ ترمذی)

ترجمہ: باپ جنت کے دروازوں میں سے عمدہ ترین دروازہ ہے اگر تو چاہے تو اس بہترین دروازے کی حفاظت کر (یعنی اسے اپنی جنت میں داخلہ کا سبب بنا اور اگر بدقسمتی سے باپ کی رضامندی جیسے عظیم نعمت سے محروم رہ کر اس نعمت کو ضائع اور ناراض کر دیا۔) تو اس اعلیٰ ترین جنت میں داخل ہونے کے سبب جو برکات تھے اس سے محروم ہو جاؤ گے' اور ایک دوسرے موقع پر حضور ﷺ نے یہی فرمایا کہ تین قسم کے لوگ جنت میں داخل ہونے کے نااہل ہوں گے جن میں ایک "العاق لوالدیہ" جو ماں باپ کا نافرمان ہو۔

والدین کی اہمیت اور ان کی عظمت شان کو رسول اکرم ﷺ نے جس بلیغ انداز میں ذکر فرمایا ان میں سے چند اقوال مبارکہ کا ذکر کر کے مقصود یہ ہے کہ آج کے مسلم معاشرہ میں والدین کو جو مقام دیا جا رہا ہے۔ قرآنی احکامات اور نبوی تعلیمات کے مطابق ہے' یا ان کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ ہم میں سے ہر فرد اپنے اپنے گریبان میں جھانک کر والدین کے بارہ میں اپنے رویوں' اعمال و کردار کا محاسبہ کر کے جہاں کمی و کوتاہی ہو رہی ہے' ان کا ازالہ کیا جائے' باقی رہا وہ حدیث مبارکہ جس کا ذکر ابتداء میں کر چکا ہوں کہ والدین کی نافرمانی اور اہانت ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا اور مؤاخذہ اس حیات مستعار ہی سے شروع ہو جاتی ہے کے بارہ میں انشاء اللہ معروضات اگلے جمعہ عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ رب ذوالجلال ہم سب کو والدین کی تذلیل و نافرمانی سے محفوظ فرما کر ان کو وہی مقام دینے کی ہمت و توفیق نصیب فرمائے جس کا مطالبہ ہم سے قرآن و رحمۃ عالم ﷺ کے فرمودات میں کیا جا رہا ہے۔ امین